روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61
جلد 47-82 نمبر 105 | جمعرات محرم الحرام 1418ھ 15 ہجرت 1376ہش 15 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر

پروگرام ملاقات کے وقت کی تبدیلی

○ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر روزانہ پروگرام ملاقات کے وقت میں تبدیلی کردی گئی ہے۔ اب یہ پروگرام پاکستانی وقت کے مطابق روزانہ 6 سے 7 بجے شام کی بجائے 7 سے 8 بجے شام نشر ہوا کرے گا۔

اس کے علاوہ جن دیگر پروگراموں کے اوقات میں تبدیلی کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔ بنگالی پروگرام 5 بجے شام' اس کے علاوہ درج ذیل تمام پروگرام شام 3 بجے ٹیلی کاسٹ ہوا کریں گے۔ کمپیوٹر سب کے لئے (جمعہ) اراؤنڈ دی گلوب (اتوار) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس (سوموار) کوئز پروگرام اور حضرت صاحب کی طرف سے الزامات کے جوابات (جمعرات)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں' جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے' اسی طرح وہ لوگ جو عبادات الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے' کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا' تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے 'مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں' تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ کیا اس ذائقہ' مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں۔ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات۔ حیوانات ہوں یا انسان' حظ نہیں پاتا؟ کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 101)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے نسبتی بھائی عزیزم رفیق احمد صاحب ابن حکیم محمد جمیل صاحب اسلام آباد کو مورخہ 97-5-10 موٹر سائیکل پر حادثہ پیش آنے کے باعث سر پر زیادہ چوٹیں آئیں جس کی بنا پر کانوں سے خون بھی بہہ رہا ہے اور ہسپتال میں قریباً بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ احباب سے عزیز کی صحت کاملہ عاجلہ اور قوی اور عمر میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عزیز مکرم حکیم محمد الدین صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ قادیان کا داماد اور چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کا بھانجا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے پھوپھی زاد بھائی مکرم ضیاء اللہ بھٹی صاحب ریٹائرڈ ماسٹر وارنٹ آفیسر پی اے ایف ابن محترم منشی عطاء اللہ صاحب کاتب 9- مئی 97ء کو بعمر 72 سال لاہور میں وفات پاگئے۔ ان کا جنازہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعد جمعہ پڑھا گیا اور بوجہ موصی ہونے کے آپ کی نعش ربوہ لائی گئی۔ جہاں اسی روز بعد عشاء بیت مبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد سعید انصاری صاحب سابق مربی انڈونیشیا نے (جو آپ کے حقیقی ماموں ہیں) دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم ڈاکٹر حامد محمود صاحب ڈینٹل سرجن کی خوش دامنہ محترمہ ثمینہ مبارکہ صاحب اہلیہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سمن آباد لاہور مورخہ 97-5-6 کو بعمر 62 سال بعارضہ برین ہیمرج وفات پاگئیں۔ اسی روز جنازہ محترم مولانا شیخ نور احمد منیر صاحب نے پڑھایا اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی۔ موصوفہ کو ایک لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ اماء اللہ سمن آباد لاہور خدمت کی توفیق ملی۔ آپ محترم شیخ محمد دین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی بہو اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب حال واشنگٹن کی بھاوجہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

احسن اعمال بجالانے والوں کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وہ لوگ جو خدا کے نزدیک احسن اعمال والے ہیں ان کی بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اس حیرت انگیز طریق پر حفاظت فرماتا ہے کہ وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اس طرح ہم بچائے جائیں گے۔

چنانچہ پاکستان میں جو بد اطمینانی کی حالت ہے اس میں کئی دفعہ بعض نیک لوگ بھی بتاتے ہیں کہ ہم بھی مشکل میں مبتلا ہوئے' ہمیں بھی ڈاکوؤں نے لوٹا' ہمارے گھر بھی داخل ہوئے لیکن ایک بات تو یہ نظر آتی ہے کہ اس اگلی بد حالت سے وہ پھر بھی بچالئے گئے ہیں جو بعض دوسروں کے اوپر عائد کی گئی۔ یعنی عورتوں کی بے عزتی' بچوں پر ظلم و ستم اور کس طرح ان ڈاکوؤں کے ہاتھ رک گئے اور وہ آخر حد تک نہیں پہنچے۔ یہ تو عام خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے جو جماعت پر دکھائی دے رہا ہے۔ لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کے متعلق کوئی وجہ ہی نہیں نظر آتی کہ کیوں بچ گئے' حالات نے گھیرا ڈال لیا تھا' ان کا بچنا دکھائی نہیں دیتا تھا' وہ لکھتے ہیں کہ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل کے ہاتھ نے ہمیں بچالیا کہ حیرت زدہ رہ گئے۔ یہ وہ احسان والے لوگ ہیں جن کو خفتہ" عذاب بھی نہیں چھوئے گا۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ سیلاب سے ایک دن پہلے وہاں سے منتقل ہو گئے ہیں یا اور ایسا ذریعہ بن گیا کہ خدا تعالیٰ نے ان کو وہاں سے بچالیا اور نقصان سے بچالیا تو احسن عمل محض ایک نفلی حصہ نہیں ہے بلکہ روزمرہ کی زندگی کی ضرورتوں میں داخل ہے اور احسن عمل والا اس نیک سے زیادہ بہتر جزا پاتا ہے جو عام باتوں میں تقویٰ تو اختیار کرتا ہے یعنی بدیوں سے بچ جاتا ہے مگر نیکیوں میں آگے

باقی صفحہ 7 پر

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

15- ہجرت 1376 ھش 15- مئی 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً (عبادت کے لئے) کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا اور لوگوں کی طرف تو رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ (صاحب ایمان) وہ ہے جو سب سے اول خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے۔

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو اور رجوع نہ کرو تو اس سے اس کی ذات میں کوئی نقص پیدا نہیں ہو سکتا اور وہ تمہاری کچھ بھی پروا نہیں رکھتا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:-

"ان کو کہہ دو کہ میرا رب تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم سچے دل سے اس کی عبادت نہ کرو۔" جیسا کہ وہ رحیم و کریم ہے ویسا ہی وہ غنی بے نیاز بھی ہے۔

○ یقیناً سمجھو۔ اس دنیا کے بعد ایک اور جہان ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔ اس کے لئے تمہیں اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے۔ یہ دنیا اور اس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں مگر اس کی نعمتوں اور خوشیوں کا کوئی بھی انتہا نہیں ہے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص ان سب باتوں سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہی (صاحب ایمان) ہے اور جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر بھی یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ اسے چھوڑ دے۔ یہ مت سمجھو کہ خدا ظالم ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے کچھ کھوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ پا لیتا ہے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لو اور اولاد کی خواہش نہ کرو تو یقیناً اور ضروری سمجھو کہ اولاد مل جاوے گی۔ اور اگر مال کی خواہش نہ ہو تو وہ ضرور دیدے گا۔ تم دو کوششیں مت کرو کیونکہ ایک وقت دو کوششیں نہیں ہو سکتی ہیں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو پانے کی سعی کرو۔

○ تبدیلی اور اصلاح کس طرح ہو؟ اس کا جواب وہی ہے کہ (عبادت) سے جو اصل دعا ہے۔ (کلام الٰہی) پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانہ کے حسب حال ہو تو ہو۔ لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر (کلام الٰہی) ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے اس لئے (کلام الٰہی) کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

○ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا معبود اور محبوب اور مقصود ہو۔ اور یہ مقام اسی وقت ملے گا جب ہر قسم کی اندرونی بدیوں سے پاک ہو جاؤ گے اور ان بتوں کو جو تمہارے دل میں ہیں نکال دو گے بعد اس کے سنو۔ دوسرا امر (عبادت) ہے جس کی پابندی کے لئے بار بار کلام الٰہی میں کہا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ اسی کلام الٰہی میں ان مصلیوں پر لعنت کی ہے جو (عبادت) کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور اپنے بھائیوں سے بخل کرتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ (عبادت) اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے محفوظ کر دے۔ انسان درد اور فرقت میں پڑا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب اسے حاصل ہو۔ جس سے وہ اطمینان اور سکینت اسے ملے جو نجات کا نتیجہ ہے مگر یہ بات اپنی کسی چالاکی یا خوبی سے نہیں مل سکتی جب تک خدا نہ بلاوے یہ جا نہیں سکتا۔ جب تک وہ پاک نہ کرے یہ پاک نہیں ہو سکتا۔ بہتیرے لوگ اس پر گواہ ہیں کہ بارہا یہ جوش طبیعتوں میں پیدا ہوتا ہے کہ فلاں گناہ دور ہو جاوے جس میں وہ مبتلا ہیں لیکن ہزار کوشش کریں دور نہیں ہوتا باوجودیکہ نفس لوّامہ ملامت کرتا ہے لیکن پھر بھی لغزش ہو جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس کے لئے سعی کرنا ضروری امر ہے۔

آغوشِ محبت میں وہ لے لیتا ہے اس کو
جو اس کی رضا ہی کو رضا اپنی بنا لے
اس کی تو ہر اک شان ہر اِک سمت عیاں ہے
سوئے ہوئے انسان! ذرا خود کو جگا لے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد خان رفیق- لندن

ڈاکٹر عبدالسلام- چندیادیں

فروری 1959ء میں خاکسار پہلی مرتبہ انگلستان پہنچا۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ان دنوں پٹنی کے علاقہ میں جو بیت الفضل لندن سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے مستقلاً" رہائش پذیر تھے اور امپیریل کالج لندن میں پروفیسر تھے۔ بیت الفضل میں عبادت کے لئے آپ تشریف لاتے تو خاکسار کو بھی شرف ملاقات حاصل ہو جاتا۔ یوں تو ڈاکٹر صاحب کے مرتبہ اور علمی مقام کے لحاظ سے خاکسار کی ان کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہ تھی لیکن محترم ڈاکٹر صاحب بحیثیت مربی جماعت احمدیہ کے خاکسار سے بہت محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ اور گاہے گاہے اپنے دولت کدہ پر خاکسار کو بھی مدعو فرماتے تھے۔ عام طور پر آپ اپنے دوستوں کو اتوار کے روز ناشتہ کے لئے دعوت دیتے تھے۔ ناشتہ کیا ہوتا' پورا دوپہر کا کھانا ہوتا تھا۔ کھانے کی میز انواع و اقسام کی ڈشز سے بھری ہوتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے دوست اور مداح نہ صرف ناشتہ سے لطف اندوز ہوتے تھے بلکہ ان کی علمی گفتگو' حالات حاضرہ پر تبصرے اور شعر و شاعری میں ان کے اعلیٰ مذاق سے بھی لطف اندوز ہوتے تھے۔ بعد میں جب حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے مستقلاً" لندن میں رہائش اختیار کی تو ڈاکٹر صاحب کا یہ معمول ہو گیا کہ جب بھی لندن میں ہوتے اتوار کے ناشتہ پر حضرت چوہدری صاحب کو ضرور بلاتے۔ خاکسار بھی اکثر ان مجالس میں شامل ہوتا۔

ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے سائنسی علوم کی نعمت سے تو مالا مال کیا ہی تھا۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو شعر و شاعری' اردو اور انگریزی ادب اور تاریخ کے علم سے بھی وافر حصہ دیا تھا۔ فارسی شعراء میں حافظ آپ کے پسندیدہ شاعر تھے اور حافظ کے سینکڑوں اشعار آپ کو ازبر تھے اور موقع و محل کی مناسبت سے حافظ کے اشعار سنانا آپ کو لطف دیتا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کی شاعری کا بھی آپ نے بالاستیعاب مطالعہ کیا ہوا تھا اور اکثر حضرت صاحب کے فارسی وار دو اشعار موقع کی مناسبت سے سناتے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب کو بھی فارسی شعراء میں سے حافظ کے ساتھ عشق تھا۔ اس لحاظ سے مکرم ڈاکٹر صاحب اور حضرت چوہدری صاحب کی طبیعتیں آپس میں بہت ملتی تھیں۔ صوفی شعراء میں دونوں بزرگوں کو مولانا روم سے عشق کی حد تک عقیدت تھی اور ان کے سینکڑوں اشعار دونوں کو یاد تھے۔ اس طرح بعض اوقات تو پوری محفل پر حافظ و رومی چھائے رہتے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب کو حضرت بانی سلسلہ کی فارسی شاعری سے بڑا لگاؤ تھا اور اگر میں یہ کہہ دوں کہ انہیں قریباً حضرت بانی سلسلہ کی فارسی شاعری کا سارا دیوان حفظ تھا تو مبالغہ نہ ہو گا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کو حضرت چوہدری صاحب سے بے حد محبت تھی۔ اکثر اپنے ذاتی معاملات میں ان سے مشورہ لیا کرتے تھے اور حضرت چوہدری صاحب جو بھی مشورہ دیتے اس پر عمل پیرا ہوتے۔

خاکسار کے آنے کے کچھ عرصہ بعد محترم ڈاکٹر صاحب کے والد محترم حضرت چوہدری محمد حسین صاحب بھی لندن تشریف لے آئے۔ ڈاکٹر صاحب کو اپنے والدین سے عشق تھا اور ان کا بہت خیال رکھتے تھے۔ جو بھی بڑے بڑے لوگ سیاستدان سائنسدان ڈاکٹر صاحب سے ملنے آتے انہیں اپنے والد صاحب سے ضرور ملاتے۔ ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب کی ملاقات ڈیوک آف ایڈنبرا سے طے ہوئی تو وہاں بھی اپنے والد صاحب کو ساتھ لے گئے اور انہیں ڈیوک سے ملایا۔

ایک دن محترم ڈاکٹر صاحب خاکسار کے پاس مشن ہاؤس تشریف لائے اور فرمایا کہ ان کے والد صاحب گھر میں بیٹھے بیٹھے اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اس لئے ان کی خواہش ہے کہ وہ انہیں صبح میرے پاس مشن ہاؤس میں چھوڑ جایا کریں۔ اور شام کو کالج سے واپس آتے ہوئے لے جایا کریں۔ اس طرح مشن ہاؤس میں ان کا دل لگا رہے گا۔ احمدی دوستوں سے ملاقات کا بھی موقع ملتا رہے گا۔ خاکسار نے عرض کیا بڑی خوشی سے انہیں لے آیا کریں۔ جماعت کی تربیت کے سلسلہ میں ہم ان کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کا پروگرام بنالیں گے۔ اس طرح ایک تو ان کا دل لگا رہے گا دوسرے جماعت کو فائدہ پہنچے گا۔ چنانچہ محترم چوہدری محمد حسین صاحب روزانہ مشن ہاؤس میں تشریف لانے لگے اور اکثر میرے دفتر میں میرے ساتھ بیٹھ کر علمی و تربیتی امور پر گفتگو رہتی۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ ایک دفعہ حضرت چوہدری صاحب نے مجھے کہا کہ دعا کرو سلام کو نوبل پرائز مل جائے۔ میں نے عرض کیا آپ خود بزرگ ہیں۔ دعا کریں' میں بھی دعا کروں گا۔ اور چند اور بزرگ دوستوں کو بھی دعا کے لئے کہوں گا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے ایک رات خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ ڈاکٹر سلام کو نوبل پرائز ضرور ملے گا لیکن ابھی ان کی عمر چھوٹی ہے۔ جبکہ بڑی عمر کے سائنسدانوں کی قطار لگی ہے۔ پہلے انہیں یہ پرائز دیا جائے گا اور پھر باری آنے پر ڈاکٹر صاحب کو بھی ضرور یہ انعام ملے گا۔ میں نے اگلے دن حضرت چوہدری صاحب سے اپنے اس خواب کا ذکر کیا دوسرے دن مکرم ڈاکٹر صاحب مشن ہاؤس آئے تو مجھ سے خواب سننے کی خواہش کا اظہار کیا۔ خاکسار نے انہیں خواب سنائی تو فرمانے لگے "عجیب بات ہے ابھی چند روز ہوئے مجھے یہی بات ایک نوبل پرائز کمیٹی کے قریبی شخص نے بھی بتائی ہے"

مکرم ڈاکٹر صاحب جمعہ کے روز اول وقت بیت الفضل میں تشریف لاتے اور عموماً پہلی صف میں امام کے عین پیچھے بیٹھا کرتے تھے۔ گرمیوں میں بھی اور کوٹ اور گرم ٹوپی کا استعمال فرماتے۔ خاکسار جب خطبہ دیتا تو دوران خطبہ مکرم ڈاکٹر صاحب اپنی نوٹ بک نکال کر اس میں کچھ درج کرتے رہتے تھے۔ ایک دن میں نے بطور لطیفہ ان سے کہا ڈاکٹر صاحب آپ کو شاید میرا خطبہ بہت پسند آتا ہے کیونکہ آپ اس کے نوٹس لیتے رہتے ہیں۔ کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فرمانے لگے بات یہ ہے کہ میرے دماغ میں وقتاً" فوقتاً" بجلی کی تیز روشنی کی طرح بعض سائنسی نکات آتے ہیں' میں انہیں بروقت نوٹ کر لیتا ہوں۔ بعد میں یہ نکات میری تحقیق کی بنیاد ثابت ہوتے ہیں۔ اگر میں انہیں بروقت نوٹ نہ کر لوں تو یہ اہم مضامین ضائع ہو سکتے ہیں۔ ان کا یہ طریق دن رات جاری رہتا تھا۔ حتیٰ کہ کھانے کی میز پر بھی اچانک وہ اپنی نوٹ بک کھول کر کچھ لکھ دیا کرتے اور پھر گفتگو میں شامل ہو جاتے تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو احمدیت سے عشق تھا اور جماعت کے لئے بہت غیرت رکھنے والے انسان تھے۔ 1974ء میں جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کی قرارداد پاس کی تو ان دنوں ڈاکٹر صاحب حکومت پاکستان کے سائنسی مشیر تھے اور ان کا درجہ وزیر کے برابر تھا۔ جونہی اس فیصلہ کی خبر سنی تو لندن مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی جیب سے اپنا استعفیٰ نکال کر حضرت چوہدری صاحب کو دکھایا۔

ڈاکٹر صاحب کو پاکستان سے شدید محبت تھی۔ میں نے جب برٹش پاسپورٹ حاصل کیا تو ایک دن ناشتہ کی میز پر میں نے ان سے عرض کیا کہ وہ بھی برٹش پاسپورٹ بنوالیں۔ اس طرح سفر میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی اور یہ بھی عرض کیا کہ اگر وہ چاہیں تو میں برٹش پاسپورٹ کے حصول کے لئے ضروری فارم اور کاغذات ان کو لا کر دے دوں گا۔ ڈاکٹر صاحب کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا "امام صاحب! میں ہرگز پاکستانی قومیت والا پاسپورٹ نہیں چھوڑوں گا' مجھے امید ہے کہ بہت جلد مجھے نوبل پرائز مل جائے گا اور میں نہیں چاہتا کہ یہ اعزاز کسی اور ملک کے کھاتے میں جائے۔ میں پاکستانی رہوں گا خواہ مجھے سفر میں کبھی پریشانی کا بھی سامنا کرنا پڑے۔ چنانچہ اپنی وفات تک انہوں نے برطانوی شہریت حاصل نہ کی جس کا انہیں حق تھا۔

اپنے والدین سے مکرم ڈاکٹر صاحب کی عقیدت و محبت مثالی تھی اور یوں لگتا تھا گویا انہیں اپنے والدین سے والہانہ عشق ہے۔ جب ان کے والد صاحب کی وفات ہوئی تو مکرم ڈاکٹر صاحب غم سے نڈھال ہو گئے اور لندن اپنے مکان کے کمرہ میں غم سے نڈھال تنہائی میں رہنے لگے کچھ عرصہ بعد محترمہ مسز سلام کا حضرت چوہدری صاحب کو فون آیا کہ آکر ڈاکٹر صاحب کو سمجھائیں۔ حضرت چوہدری صاحب مجھے ساتھ لے کر ڈاکٹر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کا غم سے برا حال تھا۔ حضرت چوہدری صاحب نے انہیں نصیحت کی اور فرمایا اس قدر غم بھی بعض اوقات شرک کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ پھر اپنی مثال دی کہ اپنی والدہ صاحبہ سے عشق ہونے کے باوجود ان کی وفات پر صبر اختیار کیا اور اللہ کی رضا پر راضی ہو گیا۔ بہت دیر تک نصیحت فرماتے رہے پھر اٹھ کر مکرم ڈاکٹر صاحب کو گلے لگایا۔ ڈاکٹر صاحب خوب روئے اور یوں ان کے دل کا بوجھ ہلکا ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کا اپنے والدین سے عشق اس وجہ سے بھی تھا کہ دونوں خدا رسیدہ تھے۔ صاحب رویا و کشوف تھے۔ ان کی زندگی کا اوڑھنا اور بچھونا اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول تھا۔ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب ساری ساری رات عبادت میں گزار دیا کرتے تھے اور دعاؤں میں خاص شغف رکھتے تھے۔

محترمہ مسز سلام صاحبہ ایک لمبے عرصہ تک برطانیہ کی لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں جبکہ خاکسار کو بحیثیت امام و مربی انچارج برطانیہ ان کا تعاون حاصل رہا۔ مسز سلام دن رات سلسلہ کے کاموں میں اور لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی تعلیم و تربیت میں مگن رہتی تھیں۔ اس کام میں انہیں مکرم ڈاکٹر صاحب کا مکمل تعاون حاصل تھا۔ مسز سلام ایک طرف سلسلہ کی خدمت میں لگی رہتی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ مکرم ڈاکٹر صاحب کے درجنوں مہمانوں کی بیک وقت مہمان نوازی میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں آنے دیتی تھیں۔ یہ آسان کام نہ تھا اس مہم کو سر کرنے کے لئے دونوں میاں بیوی کا آپس میں تعاون ضروری تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں میسر تھا۔

محترم ڈاکٹر صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کی اعلیٰ تربیت اور ان کے بزرگ والدین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے سب بچے دین کے خادم مخلص' امامت کے اطاعت گزار اور کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے فرزند اکبر عزیز احمد سلام جلسہ ہائے برطانیہ اور دیگر تقاریب پر کچن میں دن رات ڈیوٹی میں مگن ہوتے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک غیر از جماعت معزز مہمان جلسہ سالانہ پر تشریف لائے تو جلسہ کے اعلیٰ اور وسیع انتظامات سے بے حد متاثر ہو کر فرمانے لگے کہ ان تمام کارکنان کو آپ کی جماعت اتنے بڑے کام کے لئے بہت معاوضہ دیتی ہو گی۔ جب انہیں بتایا گیا کہ یہ سارے کا سارا کام رضاکارانہ طور پر ہوتا ہے تو وہ بے حد حیران ہوئے۔ وہ لنگر خانہ کے پاس کھڑے تھے' ان کا تعارف کارکنان کچن سے کرایا گیا۔ عزیز احمد سلام کچن کے بڑے بڑے دیگچے مانجھنے میں لگے ہوئے تھے۔ جب ان کا تعارف معزز مہمان سے کرایا گیا تو وہ بہت حیران ہوئے کہ اتنے بڑے آدمی کا بیٹا کچن میں برتن مانجھ رہا ہے۔ اور اس پر فخر محسوس کرتا ہے کہ

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

نہ صرف خود بیماریوں سے بچیں بلکہ دوسروں کو بھی راہ راست کی طرف لانا ہمارا فرض ہے۔ اس لئے جہاں دواؤں کو استعمال کریں وہاں دواؤں پر بھروسہ بھی نہ رکھیں۔ کیونکہ دوائیں استعمال نہ کرنا خدا تعالیٰ کی ناشکری ہے دواؤں پر کلی بھروسہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی توحید کے خلاف ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

خواجہ مبارک احمد ایڈووکیٹ

خواجہ غلام نبی صاحب آف چکوال ڈیرہ دون

میرے والد مکرم (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا وطن ضلع چکوال تھا۔ آپ ایک تجارتی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدا ہی سے آپ کو دینی امور میں دلچسپی تھی۔ اور جوانی کے زمانہ سے عبادات کے پابند تھے۔

اس زمانہ میں آپ کلکتہ میں کاروبار کرتے تھے۔ چنانچہ چکوال سے کلکتہ جاتے ہوئے آپ قادیان حضرت بانی سلسلہ کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت صاحب کی پہلی بار زیارت سے مشرف ہوئے۔ لیکن اس قیام کے دوران بیعت نہ کرسکے۔ اور کلکتہ روانہ ہوگئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد کلکتہ سے قادیان حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے۔ آپ نے اپنی بیعت کا ذکر ایک دستی تحریر میں کیا ہے جو اس طرح ہے۔

"پہلی دفعہ خاکسار غالباً 1906ء میں قادیان...... حضرت بانی سلسلہ کی زیارت کے لئے آیا تھا۔ دو دن قادیان میں رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ ان دنوں حضرت صاحب کھڑکی میں سے بیت مبارک میں تشریف لایا کرتے تھے...... حضرت بانی سلسلہ سے بیت مبارک میں دو دفعہ قبل عبادت ظہر مصافحہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ان دنوں حضرت صاحب بیت مبارک کے اس حصہ میں عبادت پڑھا کرتے تھے جو بیت مبارک میں منجانب مغرب ایک چھوٹے سے کمرہ کی شکل میں تھا۔ دوسری دفعہ جب قادیان آیا تو بیت مبارک کی وسیع ہو رہی تھی۔

مورخہ 30۔ ستمبر 1907ء کو بعد عبادت ظہر خاکسار حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت ہوا۔ حضرت صاحب کے سر مبارک کے بال بہت باریک تھے اور شانوں تک لٹک رہے تھے اور حنا کی وجہ سے سرخ تھے۔ جب میں نے حضرت صاحب کے سر مبارک کے بالوں کی طرف دیکھا تو مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ ابھی ابھی غسل فرما کر تشریف لائے ہیں اور آپ کے سر مبارک کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں حالانکہ دراصل ایسا نہ تھا۔"

آپ نے احمدیت کو ایسے وقت میں قبول کیا جب آپ کے برادری والے سخت مخالف تھے۔ بیعت سے کچھ عرصہ قبل آپ کی شادی ہو چکی تھی۔ ہماری والدہ ماجدہ فرماتی تھیں کہ اس وقت وہ مذہبی معاملات سے متعلق زیادہ علم نہ رکھتی تھیں۔ البتہ گھر میں برادری کے احباب مختلف مسائل پر (والد صاحب) سے سیر حاصل گفتگو کیا کرتے تھے۔ جب والد صاحب بیعت کرنے کے لئے دوبارہ کلکتہ سے قادیان آئے اس وقت والدہ صاحبہ ہمراہ نہ تھیں ورنہ وہ بھی دستی بیعت سے مشرف ہو جاتیں۔ والد صاحب کے بیعت ہونے کے بعد اہل شہر اور خصوصاً برادری کی طرف سے مخالفت کا طوفان اُمڈا چلا آتا تھا۔ مگر آپ کے پایہ ثبات میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی تادم آخر جوش و خروش سے اس پیغام کو غیروں تک پہنچاتے رہے۔ اس طرح ہمارے خاندان کے دو بزرگوں کو رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

والد صاحب کے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت سے مشرف ہونے کے چھ ماہ بعد حضرت بانی سلسلہ کا وصال ہوا والد صاحب بیعت ہونے کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہتے اور آپ کی طرف سے چندہ کے متعلق ارشادات پر حسب توفیق کچھ رقم برابر بھیجتے رہے۔ اور فرماتے تھے کہ محض حضرت بانی سلسلہ کی دعاؤں کی وجہ سے مجھ پر خدا تعالیٰ کا بہت بہت فضل و کرم نازل ہوا۔

ان ہی دنوں ہمارے ماموں صاحبان کے گلے میں ورم کی شکایت پیدا ہوئی اور غالباً خنازیر نکل آئے سارا خاندان پریشان تھا۔ والد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں ان کی بیماری سے شفایابی کے لئے دعا کے لئے لکھا۔ چنانچہ یہ بھی حضرت بانی سلسلہ کی قبولیت دعا کا نشان ظاہر ہوا کہ جو بیماری کسی طرح دور ہوتی نظر نہ آتی تھی محض حضرت بانی سلسلہ کی دعاؤں سے قلیل عرصہ میں ناپید ہو گئی۔ اور ماموں صاحبان کو بھی خدا تعالیٰ نے صداقت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگرچہ وہ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے دست مبارک پر بیعت نہ کرسکے مگر (امام جماعت احمدیہ اول) کے دست مبارک پر سلسلہ میں داخل ہوئے۔

والد صاحب نے اپنی تمام عمر ایک پرجوش اور دلیر داعی الی اللہ کی طرح گزاری۔ آپ کا مطالعہ نہایت وسیع تھا اور سلسلہ کی کتب کے علاوہ دیگر مذاہب کی کتب کو زیر مطالعہ رکھتے۔ آپ کی عام زندگی میں جو نمایاں چیز اپنوں اور غیروں کو نظر آئی وہ آپ کی دعوت الی اللہ کی لگن دیوانہ پن کی حد تک تھی۔

قبلہ والد صاحب کا وجود مجسم ایثار و نافع الناس تھا۔ اپنا ہو یا غیر جو شخص ان سے ملتا تھا وہ ایک اثر لیتا تھا کہ ان کی زندگی میں ایک ہی لگن ہے۔ وہ کیا؟ دعوت الی اللہ اور دین حق کا پیغام' آپ کا طرز گفتگو اس قدر پردرد۔ نرم اور میٹھا ہوتا کہ ایک دفعہ گفتگو کرنے والا۔ دوست ہوتا یا غیر راہ گیر ہوتا یا خریدار۔ تھوڑی دیر کی ملاقات میں آپ کے اخلاق کے زیر اثر احمدیت سے متعلق توقع سے زائد معلومات حاصل کر کے خواہ کتنی عجلت میں ہوتا پھر بھی آپ کی طرز گفتگو سے متاثر ہو کر ٹھہر جاتا اور اس وقت تک آپ کی باتیں سنتا رہتا کہ آپ دین حق کا پیغام گوش گزار نہ کر دیتے۔

آپ انتہائی حد تک سادہ مزاج اور سادہ لباس تھے نوکروں سے حسن سلوک بھی مثالی تھا۔ والد صاحب کا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بیعت ہونے کا ذکر اگرچہ پہلے کر چکا ہوں لیکن آپ نے اپنی بیعت اور جماعتی عہدہ کا ذکر ایک دوسری تحریر میں اس طرح کیا ہے (کاغذ نہایت خستہ اور سیاہی بہت مدہم ہو چکی ہے تاہم پڑھی جا رہی ہے)

"30۔ ستمبر 1907ء کو حضرت (بانی سلسلہ) کے دست مبارک پر قادیان میں:۔

حضرت (بانی سلسلہ) کو دو دفعہ دیکھا ہے۔ پہلی دفعہ غالباً 1906ء میں قادیان گئے۔ مگر اس وقت بیعت نصیب نہ ہوئی۔ دل میں خیال آیا کہ اور تحقیق کرلیں۔ دوسری دفعہ 1907ء میں وطن سے کلکتہ جاتے ہوئے قادیان گئے۔ قادیان نے کیا حضرت (بانی سلسلہ) کی قوت (۔) نے کشش فرمائی۔ امرتسر سے کشاں کشاں قادیان پہنچے۔ حضرت صاحب فجر کی (۔) کے لئے (۔) مبارک میں تشریف لائے۔ (۔) کے بعد ایسی کشش ہوئی۔ اپنا ہاتھ حضرت (بانی سلسلہ) کے دست مبارک میں دے دیا۔ 1908ء میں کلکتہ میں انجمن احمدیہ کا قیام ہوا۔ خاکسار کو احباب نے سیکرٹری کے فرائض انجام دینے کے لئے مقرر فرمایا۔ 1917ء تک کلکتہ کی انجمن احمدیہ کا جنرل سیکرٹری اور اسسٹنٹ سیکرٹری رہا۔ کچھ عرصہ چکوال کی انجمن کا بھی سیکرٹری رہا۔

ڈیرہ دون میں 1919ء کی جنوری میں آیا۔ محمد حنیف صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرہ دون کی وفات کے بعد خاکسار کو سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ غالباً 1930ء میں خاکسار کو احباب نے جماعت احمدیہ ڈیرہ دون کا پریذنڈنٹ منتخب کیا۔ میں موصی ہوں۔ حتی المقدور آمدنی کے حصہ میں سے بھی چندہ دیتا رہا ہوں۔ تاہم بہت فروگذاشتیں ہوئیں اللہ تعالیٰ مغفرت فرماوے

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

والد صاحب تادم حیات ڈہرہ دون کی جماعت کے صدر منتخب ہوتے رہے اور مجلس مشاورت پر بھی جماعت کی نمائندگی کرتے رہے۔ آپ نے اپنی آخری بیماری سے قبل 1937ء میں ایک رات طبیعت بہت زیادہ خراب ہو جانے پر گھر میں موجود تمام بڑے لڑکوں کو (کیونکہ ان دنوں والدہ صاحب ہماری چار بہنوں اور دو چھوٹے بھائیوں کے ساتھ قادیان میں قیام پذیر تھیں) جلدی میں ایک وصیت النصیحت تحریر کی اور باوجود تاجر ہونے کے کسی کاروباری یا دنیاوی معاملہ کے ذکر کے بغیر امامت سے وابستگی اور والدین کی خدمت اور ان کے لئے دعا گو رہنے کی اس طرح تلقین فرمائی۔

عزیزان عبدالرحیم۔ عبدالمجید۔ عبدالحمید۔ بشیر احمد۔ مبارک احمد۔

عزیزان دنیا جائے گزشتہ و گزاشتنی ہے۔ جو اس دار فانی میں آیا اس نے ایک دن اس فانی گھر سے ضرور کوچ کرنا ہے۔ (صاحب ایمان) کا تعلق اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا ہو تو وہ پیغام اجل کو خوشی سے لبیک کہتا ہے۔ کیونکہ اس کو یقین ہوتا ہے کہ جب تک میں اس فانی گھر کو نہ چھوڑوں اپنے محبوب حقیقی کا دیدار نہیں کرسکتا۔ ماں باپ ہمیشہ اولاد کے ساتھ نہیں رہے۔ سعادت مند اولاد مصیبت کے وقت اپنے مولیٰ کا دامن پکڑتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اب ہمارا سہارا صرف مولیٰ کریم ہی ہے۔ میرے پیارے بیٹو اگر میرے مولیٰ نے میری ایک دن کی دعائیں بھی قبول فرمائیں تو وہ تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔ اس کا دامن کبھی نہ چھوڑنا۔ دنیا و مافیہا چھوٹ جاوے مگر اس کا دامن ہرگز نہ چھوٹے۔ اسی کے در پر گرے رہنا۔ نعم المولیٰ و نعم الوکیل۔ اپنی والدہ کی پوری پوری فرمانبرداری کرنا اور ان کی ہمیشہ دلداری کرتے رہنا۔ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں تمہاری دینی و دنیوی فلاح و بہود کا کا راز مضمر ہے اپنی والدہ کو اف تک نہ کہنا۔ ہماری بخشش کے لئے ہمیشہ دست بدعا رہنا۔ ہم آنعزیزان سے اور کچھ نہیں چاہتے۔ صرف یہی کہ دعاؤں میں ہمیں کبھی فراموش نہ کرنا۔ (عبادات) ہمیشہ بروقت بپابندی ادا کرتے رہنا۔ دین کی خدمت سے کبھی غافل نہ ہونا۔ ہر حال میں (دعوت الی اللہ) کرتے رہنا۔ اپنے چھوٹے بھائیوں اور بہنوں سے محبت و پیار کا سلوک کرنا۔ بہنوں کو ان کا حق دینا۔ خود تکلیف و دکھ اٹھانا مگر اپنی پیاری والدہ کو اور اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کو کبھی تکلیف میں نہ پڑنے دینا۔ (امام جماعت) کا دامن کبھی نہ چھوڑنا۔ (اللہ نہ چاہا تو) اللہ تعالیٰ تم کو ضائع نہیں کرے گا۔ خدا حافظ۔

سپردم بتو مایہ خویش را
کہ دانی حساب و کم و بیش را

بقلم خاکسار۔ خواجہ غلام نبی احمدی تاریخ 15۔ ستمبر 1937ء

آپ کے دعوت الی اللہ کے جوش کا غیروں پر اتنا اثر تھا کہ جب آپ کی وفات کے بعد ڈہرہ دون میں کچھ عرصہ تک کوئی جلسہ منعقد نہ ہوا تو وہ کہنے لگے کہ خواجہ غلام نبی کی وفات کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈہرہ دون میں احمدی رہتے ہی نہیں۔

جلسہ پیشوایان مذاہب میں مہاشہ محمد عمر صاحب و گیانی واحد حسین صاحب کی تقاریر سن کر مقامی مہنت کا متاثر ہونا

جلسہ پیشوایان مذاہب پر عموماً مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب و مکرم گیانی واحد حسین صاحب تشریف لاتے تھے۔ ایک جلسہ پر مقامی مہنت کو جلسہ کی صدارت کے لئے مدعو کیا گیا۔ وہ ہر دو احمدی علماء کی تقاریر جو سنسکرت اور گورمکھی کے شلوک پر مشتمل ہوتی تھیں سن کر سر دھنتا رہا۔ اور اگلے سال اپنی قیام گاہ (دربار) جو مغلیہ بادشاہ اورنگزیب رحمۃ اللہ علیہ کے وقت کی مغلیہ طرز کی عمارت تھی (بعد میں رد و بدل کی گئی تھی) ہر دو دیانوں کو مدعو کیا اور جماعت احمدیہ ڈہرہ دون کے تمام احباب کو بھی اور اپنے دربار ہال میں اپنے نورتنوں کی موجودگی میں تقاریر کرائیں اور سنسکرت اور گورمکھی کے شلوک اور حوالہ جات سن کر بہت محظوظ ہوا (ضمناً یہ بھی عرض ہے کہ اس جگہ ہر سال ایک میلہ لگتا ہے اور عمارت کے داخلی دروازہ کے محراب پر منجملہ دیگر منقش تصاویر کے پنڈت لیکھرام کی ارتھی کی تصویر بھی کندہ ہے)

والد صاحب کو قادیان کی بستی سے اس قدر محبت تھی کہ آپ وہاں بار بار جاتے اور کوئی جلسہ سالانہ اور مشاورت کا موقعہ آپ کی زندگی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسانہ آیا جس میں آپ نے شرکت نہ کی ہو۔ بلکہ حتی الامکان افرد خاندان کے ساتھ اور جلسہ جوبلی پر بھی تمام افراد خاندان کے ساتھ شمولیت کی۔ مکان بنانے کے لئے دو قطعات بھی خریدے ہوئے تھے۔

نظام سلسلہ کے قواعد و ضوابط پر ہر طرح اور مکمل طور پر عمل کرتے اور جس طرح بھی سلسلہ کی خدمت ہو سکتی اور جب بھی مواقع پیدا ہوتے آپ بے لوث خدمت کرے۔ مرکز سلسلہ کی ہر تحریک پر آپ حسب توفیق حصہ لیتے اور عزیز و اقارب اور جماعت کے احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرماتے۔

خدا تعالیٰ کی ذات پر پورا پورا توکل تھا اور صبرو تحمل و نظم و ضبط کے آپ مکمل مجسمہ تھے۔ احباب جماعت کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا خیال رکھتے۔ آپ نہایت خوش خلق احباب و اقرباسے نہایت خندہ پیشانی سے ملتے۔

دعوت الی اللہ کے بعد دوسرا وصف مہمان نوازی کا آپ کی طبیعت میں ودیعت کیا گیا تھا۔ جماعت کے کسی مہمان کا آنا اپنے لئے خوش قسمتی سمجھتے تھے۔ اور ہر مہمان کو گھر لے آتے اور حتی الامکان ان کی آسائش و آرام کا خیال رکھتے اور فرمایا کرتے کہ مہمان نوازی فرض و باعث برکت ہے۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ میں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی عموماً موسم گرم میں ڈلہوزی پہاڑ پر تشریف لے جاتے تھے تاہم ایک دفعہ آپ ڈیرہ دون اور منصوری پہاڑ پر بھی تشریف فرما ہوئے اور آپ کی رہائش کے لئے ایک عمدہ بنگلہ کا انتظام کیا گیا۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب' صاحبزادہ عبدالسلام صاحب (ابن حضرت امام جماعت اول) اور بزرگان سلسلہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر۔ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب علاوہ دعوت الی اللہ کے دورہ جات کے موسم گرما میں ڈیرہ دون اور منصوری پہاڑ پر تشریف لاتے تو ان کی خدمت کرنا عین سعادت سمجھتے۔

یہاں اس امر کا ذکر بھی مناسب ہو گا کہ والد صاحب کلکتہ میں کاروبار کے سلسلہ میں قیام کے دوران مولانا ابوالکلام آزاد صاحب اور مولانا محمد علی صاحب (غیر مبائعین) سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی سے متعلق خط و کتابت کرتے رہے۔ جن کی نقول اور کچھ اصل خطوط موجود ہیں جن کو اللہ نے چاہا تو عنقریب افادہ عام کے لئے شائع کرا دیا جائے گا۔ (تاہم اس کا امر کا افسوس ہے کہ والد صاحب کے خطوط حضرت بانی سلسلہ کے دعائیہ خطوط اور دیگر بزرگان سلسلہ کے کچھ قادیان اور کچھ ڈیرہ دون بوجہ تقسیم ہند دکانیں اور مکانات لٹ جانے کی وجہ سے ضائع ہو گئے۔ چند جو موجود ہیں اور کچھ کتب سلسلہ والد کی لائبریری کی ایک بھائی انڈین ملٹری اکیڈمی ڈیرہ دون سے متعلق ہونے کی وجہ سے براستہ بمبئی بھیج سکے جن میں یہ چند خطوط اور والد صاحب کے لکھے ہوئے بیعت ہونے سے متعلق ملے جن کی سیاہی مدہم اور کاغذ خستہ ہے)

والد صاحب نے کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 18۔ دسمبر 1942ء بروز جمعہ ڈیرہ دون میں وفات پائی۔ آپ کو اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل خدا تعالیٰ کی طرف سے اس وقوعہ کی رؤیا کے ذریعہ خبر مل چکی تھی۔ آپ نے رؤیا میں دو امور کے متعلق دیکھا (کہ آپ کی ایک دکان پنجاب موٹر اسٹورز اور دوسری ملحقہ دکان بابو بشیر احمد علی صاحب کے درمیان دیوار بنانے کا تنازعہ کھڑا ہوا۔ جس کا آپ کی زندگی ہی میں تصفیہ ہو گیا) لیکن دوسرے حصے کے متعلق فرمایا کہ وہ محترم بابو فقیر علی صاحب سابق اسٹیشن ماسٹر صاحب (والد محترم حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی رئیس المبلغین مغربی افریقہ) جو آپ کے قریبی دوست اور سگے بھائیوں کی طرح تھے کے ذریعہ کسی وقت پورا ہو گا۔ اس واقعہ کی تفصیل لمبی ہے جو اللہ نے چاہا تو "ممنون احسان" کے ماتحت الفضل میں شائع کرائی جائے گی۔ تاہم مختصراً یہ ہے کہ والد صاحب کی بیماری کے وقت والدہ محترمہ قادیان مین تھیں اور ادھر سے خط نہ جانے کی وجہ سے پریشان ہو کر محترم بابو فقیر علی صاحب کے گھر گئیں آپ نے بھی اگرچہ انبالہ جانا تھا لیکن اپنا کام چھوڑ کر والدہ محترمہ کے ساتھ ڈیرہ دون آ گئے اور والد صاحب کی حالت دیکھ کر رک گئے۔ جمعہ کی عبادت آپ اسی کمرہ میں احباب جماعت کو کرا رہے تھے کہ والد صاحب وفات پا گئے۔ جنگ کے ایام تھے اور ریلوے کی ویگنوں کی قلت کی وجہ سے دوسرے صوبے میں جنازہ لے جانا محال تھا۔ لیکن ان نامساعد حالات کے باوجود محترم بابو فقیر علی صاحب کی مساعی سے ان کے ایک ہندو دوست نے سہارنپور سے ویگن کا انتظام قادیان تک کے لئے کر دیا اور آپ کی مساعی سے والد صاحب کا جنازہ قادیان پہنچایا گیا اور دوسرے دن جو عید کا دن تھا بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

ڈیرہ دون سے روانگی سے قبل وائسرائے روڈ پر عین دکان کے سامنے محترم بابو فقیر علی صاحب نے احباب جماعت کی معیت میں جنازہ پڑھایا جس میں مسلمان شرفاء شہر۔ ہندو۔ سکھ اور پڑوسی پارسی بھی شریک ہوئے۔ اس طرح رؤیا کا دوسرا حصہ بابو فقیر علی صاحب کے ذریعہ پورا ہوا۔

محترم قبلہ بابو فقیر علی صاحب کی اس بے لوث محبت اور نیکی کے ہم ہمیشہ احسان مند رہیں گے والد صاحب نے 1921-1-26ء کو وصیت کی تھی۔ وصیت نمبر 1904ء اور تدفین بہشتی مقبرہ قادیان قطعہ نمبر 8 حصہ نمبر 112 اور قبر نمبر 11 ہے۔

آخر میں تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ قبلہ والد صاحب کے بلند درجات کے لئے دعا کریں اور ہمارے لئے بھی کہ ہم بہن بھائی اور ہماری اولادیں انہی کی طرح دعوت الی اللہ کے کام کو جاری رکھیں اور ان کے نقش قدم پر خداوند توفیق عطا فرماوے۔ ہم اس وقت سات بھائیوں میں سے دو بھائی اور چار بہنوں میں سے دو بہنیں باحیات ہیں۔

OOO

O

خوُ اہلِ علم و فن میں اگر اہرمن کی ہے
یہ بات عقل کی نہیں' دیوانہ پن کی ہے

اے ارضِ پاک! دُودمانِ علم کو بتا
یہ جُوئے شیر سعی کسی کوہکن کی ہے

یہ پیرِ تسمہ پا تری گردن پہ ہے سوار
سب سے بڑی یہی تو مصیبت وطن کی ہے

اب یہ نظامِ نَو پہ چلیں گے تو کس طرح
زنجیر ان کے پاؤں میں طرزِ کہن کی ہے

کر دے گی راکھ یہ تو ترا جسم بھی تمام
اس کو بجھا جو آگ ترے پیرہن کی ہے

دار و رسن سے اس کو ڈراتے ہیں کس لئے
منصور کی تو رِیت ہی دار و رسن کی ہے

وہ اک چمن کہ جس کی نمو آسماں نے کی
بگڑی ہوئی ہر ایک روش اس چمن کی ہے

ناہید کا کلام گو سادہ کلام ہے
ہے سوچنے کی بات تو رُوئے سخن کی ہے

عبدالمنان ناہید

قرارداد تعزیت

ہم کارکنان لجنہ اماء اللہ حلقہ وحدت کالونی محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور کی اچانک وفات پر گہرے صدمے اور افسوس کا اظہار کرتی ہیں جو بقضائے الٰہی مورخہ 22۔ مارچ 1997ء کی صبح بعارضہ برین ہیمبرج لاہور میں انتقال کر گئیں۔ موصوفہ عرصہ پندرہ سال سے بطور صدر لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور خدمات دینیہ بجالانے کی سعادت حاصل کر رہی تھیں۔ اس سے قبل مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی سعادت حاصل تھی۔ موصوفہ نے زندگی کے آخری لمحہ تک غیر معمولی محنت' جفاکشی اور خلوص کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کی۔ دعوت الی اللہ کے کام میں آپ کی خدمات مدتوں یاد رکھی جائیں گی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اماں جان کی آخری بیماری کے دوران انتہائی خلوص اور محبت سے بھرپور خدمت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اولاد کی انتہائی احسن رنگ میں تربیت کی یہی وجہ ہے کہ ان کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات میں مصروف ہیں۔ آپ نے بطور صدر لجنہ اماء اللہ لاہور کی لجنہ کی تربیت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ مصائب اور مشکلات میں انتہائی صابر اور اپنوں اور بیگانوں کے لئے مونس و غمخوار' غریب پرور' دعاگو غرضیکہ بہت سے اعلیٰ اخلاق کی حامل خاتون تھیں۔ ہم کارکنات دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے پسماندگان کو صبر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سارک سربراہ کانفرنس

بنگلہ دیش کے مرحوم صدر ضیاء الرحمٰن کے دل میں جنم لینے والا خیال سارک کی شکل میں نویں سربراہی کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے۔ سارک جنوبی ایشیائی ممالک کی باہمی تعاون کی ایک تنظیم کا نام ہے۔ جو اس کے انگریزی نام کے پہلے الفاظ کو جوڑ کر بنایا گیا ہے۔ اس میں بھارت' پاکستان' بنگلہ دیش' سری لنکا' مالدیپ' نیپال اور بھوٹان شامل ہیں۔ بھارت اور پاکستان کے باہمی تنازعات اس تنظیم پر اثر انداز ہونے کا خطرہ پہلے ہی دن سے تھا لہٰذا پہلے ہی دن سے اس کے اساسی اصولوں میں یہ طے کر لیا گیا کہ رکن ممالک کے باہمی تنازعات اس تنظیم میں زیر بحث نہیں آیا کریں گے۔ چنانچہ پاک بھارت تنازعات اور کشمیر وغیرہ اس تنظیم کے دائرہ سے باہر ہیں۔ اس تنظیم کا مقصد باہمی اقتصادی و ثقافتی تعاون کو فروغ دینا ہے۔ اس کی سربراہ کانفرنس عموماً بنگلہ دیش' بھارت' مالدیپ میں ہوتی رہتی ہیں۔ ایک دو مراحل پر جب پاک بھارت تعلقات زیادہ کشیدہ تھے اور دونوں ملکوں کے سربراہ کسی بھی جگہ اکٹھے بیٹھنے پر رضا مند نہیں تھے تو یہ سربراہ کانفرنس منعقد نہ ہو سکی تھی۔ پاک بھارت تنازعات کی وجہ سے اس تنظیم کو ماضی میں خاصا نقصان بھی پہنچا ہے اور ایک مرحلے پر تو یہ خطرہ محسوس کیا جانے لگا کہ شاید یہ تنظیم ہی ختم کر دی جائے۔

اس تنظیم کے قیام کے بعد مالدیپ کا نام ان ملکوں میں سنا جانے لگا ہے۔

مالدیپ سینکڑوں چھوٹے اور بڑے جزائر پر مشتمل ایک ملک ہے جس کا رقبہ 90 ہزار مربع کلو میٹر ہے۔ اس کی آبادی تھوڑی سی ہے۔ یہ ملک مکمل طور پر مسلمان آبادی پر مشتمل ہے۔ اس کے ذرائع آمد میں ماہی گیری' سیاحت اور کشتی رانی ہیں۔ 15 سال کے ایک دور کو چھوڑ کر جب یہاں پرتگالی حکمران رہے' یہ مجمع الجزائر کسی کی غلامی میں نہیں رہا۔ یہاں کی قومی زبان کا رسم الخط عربی ہے اور اس میں عربی اور اردو کے بہت سے الفاظ شامل ہیں۔

دارالحکومت مالے 60 ہزار کی آبادی کا ایک مختصر سا شہر ہے جہاں واقع کنونشن سنٹر میں سارک کے 7 ممالک کا سربراہی اجلاس ہو رہا ہے۔ اس اجلاس کی خاص بات پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کی ملاقات ہے۔ جو دونوں ملکوں کے درمیان بہتر تعلقات کی کوششوں کے آغاز کے بعد بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم ایک عرصے سے ملک کے حکمران چلے آ رہے ہیں۔ جہاں پاکستان بھارت بنگلہ دیش اور سری لنکا میں کئی حکومتیں تبدیلی ہو چکی ہیں وہاں مامون عبدالقیوم اپنی صدارت کی گدی پر بدستور فائز ہیں۔

○○○

سونیا گاندھی کی کانگرس میں شمولیت

اطالوی نژاد سونیا گاندھی بھارت کے سابق آں جہانی وزیراعظم راجیو گاندھی کی بیوہ ہیں۔ جب بم دھماکے میں راجیو کی ہلاکت ہوئی تو بھارت کے انتخابات کا ایک مرحلہ مکمل ہو چکا تھا اور دوسرا مرحلہ آنے والا تھا۔ اس وقت یہ کہا جا رہا تھا کہ راجیو گاندھی ایک بار پھر ملک کے وزیراعظم ہوں گے۔ لیکن راجیو گاندھی کی بم دھماکے میں ہلاکت کی وجہ سے یہ پکی پکائی کھیر نرسیما راؤ کو مل گئی۔

راجیو گاندھی کی ہلاکت کے بعد ان کی بیوہ سونیا گاندھی پر بھارتی کانگرس کے لیڈروں نے بہت دباؤ ڈالا کہ وہ کانگرس کی صدارت قبول کر لیں اور ملک کی وزیراعظم بن جائیں۔ لیکن راجیو کی والدہ مسز اندرا گاندھی کی غیر طبعی موت' سنجے گاندھی کی طیارے کے حادثے میں ہلاکت اور راجیو کی بم دھماکے میں ہلاکت نے سونیا گاندھی کو مستقبل کے خطرات سے دوچار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے ملک کی وزارت عظمیٰ سنبھالنے سے انکار کر دیا۔ اور پھر کئی سال تک وہ کانگرس سے بھی لاتعلق رہیں۔ اس دوران جب نرسیما راؤ کے مخالفوں نے زور پکڑا تو ان کی ہمدردیاں راؤ کے مخالف گروپ کے ساتھ تھیں۔ لیکن وہ سیاست میں سرگرم حصہ لینے سے اجتناب کرتی رہیں۔ لوگوں کا خیال تھا کہ وہ اپنے بچوں پریانکا اور راہول کے بڑے ہونے کا انتظار کر رہی ہیں چنانچہ اب جبکہ پریانکا کی شادی ہو چکی ہے اور راہول جوان ہو چکا ہے تو سونیا گاندھی نے ایسے وقت میں کانگرس میں شمولیت اختیار کی ہے جب کانگرس انتخاب ہار چکی ہے اور مقبولیت کی کمی کے بحران میں مبتلا ہے۔

بھارت میں عام خیال یہ ہے کہ سونیا گاندھی کو کانگرس کی گری ہوئی مقبولیت بحال کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔ تاہم سونیا گاندھی کے حامیوں نے واضح کر دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ سونیا کو استعمال کر کے اپنا مقصد حاصل کر لے گا تو یہ اس کی بھول ہے۔

○○○

زائر کا بحران

زائر کے صدر موبوتو جو ہمسایہ ملک گیبون میں ایک سربراہی کانفرنس میں شرکت کرنے گئے تھے واپس اپنے ملک میں آ گئے ہیں ان کے بارے میں یہ قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں کہ وہ شاید اب اپنے ملک واپس نہ آئیں۔ لیکن سردست وہ واپس آ گئے ہیں۔

زائر کی پارلیمنٹ نے کسنگانی قبیلے کے آرچ بشپ کو ملک کی قومی اسمبلی کا سپیکر مقرر کر دیا ہے۔ اس انتخاب کی اہمیت یہ ہے کہ اگر صدر موبوتو استعفیٰ دے دیں تو آرچ بشپ ملک کے سربراہ بن جائیں گے۔ یعنی وہ ملک کے عبوری سربراہ ہوں گے۔ اور عام انتخاب کے انعقاد کے بعد اقتدار منتقل کر دیا جائے گا۔

لیکن باغیوں کے لیڈر لارین کابیلہ صدر موبوتو کے استعفے سے کم کسی بات پر راضی نہیں ہیں۔ وہ کسی عبوری انتظام کو برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ وہ صدر موبوتو کی اقتدار سے علیحدگی چاہتے ہیں۔

اس وقت ملک کی صورت حال یہ ہے کہ ملک کے تین چوتھائی علاقے پر باغیوں نے قبضے کر لیا ہے اور ان کی افواج تیزی سے دار الحکومت کنشاسا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ صد موبوتو نے ملک سے جلاوطن ہونے کے خیال کو مسترد کر دیا ہے۔

اب صدر موبوتو اور باغی لیڈر لارین کابیلہ کے درمیان ایک دفعہ اور مذاکرات ہونے ہیں۔ اس سے قبل بات چیت کے کئی ادوار ناکامی پر منتج ہو چکے ہیں۔ جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا کی بھرپور کوشش ہے کہ دونوں لیڈر کسی سمجھوتے پر پہنچ جائیں۔ مذاکرات کا بار بار انعقاد وہی کروا رہے ہیں لیکن اب کسی سمجھوتے کی امید کم ہی باقی رہ گئی ہے۔

○○○

ترکی عراق پائپ لائن

ترکی اور عراق کے افسران کے درمیان پائپ لائن بچھانے کے ایک سمجھوتے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ پائپ لائن عراق کا تیل برآمد کرنے کے لئے ہے۔ اس پر اڑھائی ارب ڈالر کا خرچ متوقع ہے۔ یہ پائپ لائن ڈیڑھ سو کلو میٹر لمبی ہو گی۔

عراق جن پابندیوں کی زد میں ہے ان کے پیش نظر عراق کسی ملک سے نہ تو کوئی سمجھوتہ کر سکتا تھا نہ تجارت اور نہ ہی اسے اپنا تیل بیچنے کی اجازت تھی۔ اب اقوام متحدہ نے عراق کو محدود پیمانے پر تیل برآمد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ گزشتہ دنوں اقوام متحدہ کے ایک افسر نے بتایا تھا کہ یہ جو اجازت دی گئی ہے یہ عراق کی ضرورتوں کے پیش نظر بہت ناکافی ہے۔ عراق کو اپنے عوام کے لئے خوراک مہیا کرنے کے لئے زیادہ تیل برآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔ اقوام متحدہ کے کسی افسر کا یہ ہمدردانہ بیان بھی 7 سال کے بعد پہلی دفعہ آیا ہے۔ ادھر چین کے دورہ کے دوران چین کی حکومت نے عراق پر سے اقتصادی پابندیاں ختم کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس آواز میں اگر مغربی ممالک بھی اپنی آواز شامل کریں تو امریکہ پر یہ پابندیاں ختم کرنے کے لئے ٹھوس دباؤ ڈالا جا سکتا ہے۔

چوہدری خالد سیف اللہ خان

نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

مکتوبِ آسٹریلیا

آسٹریلیا کا سب سے بڑا انعام تین لاکھ ڈالر کی مالیت کا ہے جسے "آسٹریلیا پرائز" کہتے ہیں۔ اس سال یہ انعام تین سائنسدانوں کو مشترکہ طور پر بین الاقوامی ٹیلی مواصلات

(International Telecommunication)

کے سلسلہ میں غیر معمولی کام کرنے پر ملا ہے۔ پروفیسر راڈنی ٹکر ان میں سے ایک ہیں۔ آپ انجینئر ہیں اور ملبورن یونیورسٹی کے

Photonic Research Laboratory

کے ڈائریکٹر ہیں۔ آپ ایسی لیزر ٹیکنالوجی بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں جس سے جدید آپٹیکل فائبر کی ٹیلی مواصلات کے پیغام بھیجنے کی صلاحیت دس گنا بڑھ جاتی ہے۔ ان سائنسدانوں نے Digital Transmission کو بھی مزید تیز رفتار کر دیا ہے۔ پروفیسر ٹکر نے دعویٰ کیا ہے کہ ٹیلی مواصلات کی صنعت اب ایسے انقلابی دور میں داخل ہو چکی ہے کہ دنیا بھر کے فون عالمی ٹیلی مواصلاتی نظام کا صرف ایک فیصد حصہ استعمال کریں گے جس کی وجہ سے بین الاقوامی فون تقریباً مفت ہو جائیں گے۔ مزید برآں یہ کہ آسٹریلیا کے شہری انٹرنیٹ کے پیچیدہ اور ترقی یافتہ نظام سے مستفید ہوں گے جس کے ذریعہ ان کی رسائی گھر بیٹھے ٹی۔وی' ریڈیو' لائبریریوں' رسائل بلکہ روزانہ نکلنے والے اخبارات تک ہو جائے گی۔ آپ کو اتنا بھی نہیں کرنا پڑے گا کہ اخبار اٹھانے کے لئے کمرہ سے باہر نکلیں بلکہ ناشتہ کی میز پر ہی ایک بٹن دبانے سے جو اخبار آپ چاہیں گے اپنی اصل شکل میں آپ کے سامنے آ جائے گی۔

(ماخوذ از سڈنی ہیرلڈ 11 فروری 1997ء)

اس وقت آپ دنیا بھر کی یونیورسٹیوں کے پروفیسروں کے لیکچر گھر بیٹھے سنیں اور جو کورس کرنا چاہیں کر لیں۔ بینکوں اور تجارتی اداروں سے لین دین کریں۔ دفتر کا کام کمپیوٹر پر فائل طلب کر کے گھر ہی پر نپٹا لیں۔ لیکن برے پہلو بھی ساتھ ساتھ چلتے ہیں گمراہ کن پراپیگنڈا اور فحش پروگرام کو روکنا بھی مشکل ہو گا۔

تب ہمارا احمدیہ ٹیلی ویژن مع پوری تصویر ہر گھر کے انٹرنیٹ پر آئے گا بلکہ انٹرنیٹ پر مذاہب عالم کا دنگل ہو گا جن کو دلچسپی ہو گی دیکھیں اور سنیں گے۔ دعوت الی اللہ کے لئے ایک اہم ذریعہ ہاتھ میں آ جائے گا۔ ایک بٹن دبانے سے لاکھوں لوگوں تک پیغام پہنچ جائے گا اور خرچ بھی نہ ہونے کے برابر ہو گا۔ انتشار علوم کثرت سے ہو گا۔ اللہ نے چاہا تو دنیا بھر کی لائبریریوں کی طرح ہماری مرکزی لائبریریاں بھی انٹرنیٹ پر منتقل ہوں گی۔ گھر بیٹھے ربوہ اور قادیان کی لائبریریوں سے استفادہ ممکن ہو جائے گا۔ الغرض دنیا جہان کی ہر چیز سمٹ کر انٹرنیٹ پر آ چکی ہو گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 مئی 1997ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم رانا بشارت علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 29- جنوری 1997ء بروز بدھ کو بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام صبیحہ بشارت تجویز ہوا ہے جو تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم ہدایت علی صاحب آف کلاسوالہ سیالکوٹ کی پوتی اور مکرم رانا محمد صدیق صاحب دار الیمن شرقی ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے بچی کے نیک صالحہ اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام رافع منور سے تبدیل کر کے محمد رافع رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد رافع ابن منور احمد قمر صاحب
3/41 فیکٹری ایریا ربوہ

○ میں نے اپنا نام تبدیل کر کے ضیاء اللہ قمر کی بجائے اب ضیا اللہ رکھ لیا ہے۔ اب مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

ضیاء اللہ ولد برکت اللہ
دار الفضل مکان نمبر 4/1 ربوہ ضلع جھنگ

یاددہانی رپورٹ کارروائی
یوم تحریک جدید

○ امید ہے آپ بفضلہ تعالیٰ خیرت سے ہوں گے۔

مجلس مشاورت 1991ء کا فیصلہ کہ

"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔"

اس کی تعمیل میں امراء وصدر صاحبان کو سال رواں کا پہلا "یوم تحریک جدید" 11- اپریل 1997ء کو منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

آپ سے درخواست ہے کہ براہ کرم اپنے ضلع میں ہونے والے "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹس جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 11- اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم مظفر احمد صاحب ظفر بابت ترکہ مکرم غلام محمد صاحب ورک)

مکرم مظفر احمد صاحب ظفر ابن مکرم غلام محمد صاحب ورک ساکن مکان نمبر 14/10 محلہ دار الصدر شمالی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ میرے والد محترم بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 14/10 دار الصدر ربوہ رقبہ چار کنال میں سے ان کے نام دو کنال منتقل شدہ ہیں۔ یہ قطعہ ہم سب حقیقی بہن بھائیوں کے نام منتقل کر دیا جائے۔ والدہ صاحبہ کو اعتراض نہ ہے جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ فضل بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم مظفر احمد صاحب ظفر (پسر)
(3) مکرم مبشر احمد صاحب (پسر)
(4) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ نصرت بیگم صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

نہیں بڑھتا۔ اور لفظ احسن کا استعمال اس پہلو سے (کلام الٰہی) نے اور بھی جگہ فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے جنہوں نے اس دنیا میں احسان سے کام لیا، جو محسن ہو گئے ان کے لئے اس دنیا میں غیر معمولی جزاء ہے اور یہاں بھی جزاء ہو گی۔

(از خطبہ 14 فروری 1997ء)

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل
آج کے پروگرام

جمعرات 15- مئی 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 المائدہ بھگارے بینگن
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 97-5-14
3-00 عربی سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ۔ نظم
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن۔ مشاعرہ اور سیمپوزیم۔ تقریر از وحید احمد۔ نظم
7-00 (صبح) اردو کلاس۔
8-00 عربی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ۔ نظم
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-5-14
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سندھی پروگرام۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا سندھی ترجمہ 95-8-11
12-00 المائدہ بھگارے بینگن
12-55 لقاء مع العرب۔
1-55 اردو کلاس۔
2-55 بنگالی پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 چینی پروگرام (-) اصول کی فلاسفی
6-00 ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 کوئز پروگرام۔ ناصرات الاحمدیہ بہاولپور
7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 27 (94-5-13) حصہ اول
8-00 (رات) لقاء مع العرب۔
9-00 بوسنین پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

بقیہ صفحہ 3

اسے خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کو دین حق سے کس قدر عشق تھا اس کا ثبوت مندرجہ ذیل واقعہ ہے کئی سال ہوئے سعودی حکومت کے تعاون سے حج کے بارہ میں ایک فلم ریلیز ہوئی تھی جس میں ارکان حج کے علاوہ مقدس مقامات کی زیارت بھی کرائی گئی تھی۔ خاکسار نے اس فلم کو مشن ہاؤس میں دکھانے کا اہتمام کیا اور محترم ڈاکٹر صاحب کو بھی فلم دیکھنے کی دعوت دی۔ انہوں نے یہ کہہ کر معذرت کر دی کہ میرا ارادہ عمرہ کرنے کا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ فلم دیکھنے سے جو لطف مجھے خود ان مقامات پر حاضر ہونے کا نصیب ہو گا کہیں اس میں کمی نہ آ جائے۔ خوش الحان قاریوں کی تلاوت کے بے شمار کیسٹ ڈاکٹر صاحب منگواتے رہتے تھے اور انہیں بڑی عقیدت سے سنا کرتے تھے اور اکثر قاریوں کے بارہ میں خاکسار کو بتایا بھی کرتے تھے کہ فلاں قاری کی آواز بہت متاثر کن ہے تو فلاں قاری کی قرات اور الفاظ کی ادائیگی بہت اعلیٰ ہے۔ قاری عبد الباسط سے بے حد متاثر ہوتے تھے اور ان کی تلاوت میں پورا قرآن کریم بطور خاص مصر سے منگوایا تھا اور اسے سنا کرتے تھے اور کئی مرتبہ حضرت چوہدری صاحب کو بھی سنایا کرتے تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب مخفی طور پر درجنوں بیواؤں اور یتیموں اور غریب طالب علموں کی مالی امداد بھی فرماتے تھے جس کا خاکسار کو بھی علم تھا کیونکہ کئی دفعہ خاکسار کے ذریعہ بھی یہ مدد مستحقین کو جاتی تھی۔ چندوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب کا ایک اعلیٰ وصف یہ تھا کہ خط کا جواب ضرور دیتے تھے۔ اکثر اپنے ہاتھ سے اور کبھی کبھی اپنے سیکرٹری سے ٹائپ کروا کر دستخطوں سے جواب بھجواتے تھے۔ طبیعت تکلف سے بالکل آزاد تھی۔ چنانچہ اکثر جو بھی پرزہ سامنے آ جاتا اسی پر خط لکھ دیا کرتے تھے۔ خاکسار کو تین چار خطوط محض کاغذ کے پرزوں پر لکھ کر ارسال کئے۔ مقصد جواب دینا ہوتا تھا نہ کہ پیڈ اور اعلیٰ کاغذ کے تکلفات سے۔ غرض مکرم ڈاکٹر صاحب اخلاق حسنہ کا ایک خوبصورت گلدستہ تھے جس کی خوشبو چار دانگ عالم میں پھیل گئی تھی۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 4- اپریل 1997ء)

بقیہ صفحہ 5

بمیل عطاء فرمائے اور ان کی ذات سے جو برکات اور نیکیاں وابستہ تھیں ان کو آئندہ بھی قائم و دائم رکھے۔ اور آپ کے جانے سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اسے پر کرنے کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں
کارکنات لجنہ اماء اللہ
قیادت وحدت کالونی لاہور

جرمن ہومیوپیتھک ادویات * خصوصی رعایت کے ساتھ

	10ML	3X-30	200	1000	ایک لاکھ	بائیوکیمک 3X-6X	20ML
جرمن سیل بند پوٹنسی رعایتی قیمت		42/=	50/=	70/=	110/=	38/=	80/=
کھلی پوٹنسی 10ML		10/=	10/=	14/=	16/=	24/= درجن	50/= درجن
		6/=	6/=	10/=	12/=		
15 گرام گولیوں میں		5/=	5/=	8/=	10/=	10 گرام 12/= درجن	10ML 30/= درجن

خصوصی پیشکش خوبصورت بکس 117 ادویات کیلئے 250/=
بمعہ ادویات 1250/= 1350/= 1450/=
خالی گلاس شیشی 10ML 20ML 30ML
42/= 54/= 60/= درجن

منفرد پیشکش؛ بائیو کیمک ٹکیات 6X 12X 30X 60X 200X 400X 1000X 2000X
گولیوں اور قطروں میں عنقریب دستیاب ہونگی (سنیریا یار ٹیما جرمنی 42/=)
اسکے علاوہ ° سادہ گولیاں ° ٹکیاں ° شوگر آف ملک ° ٹیوبز اور ڈراپرز نیز ہومیوپیتھک کتب بھی رعایتی قیمت میں دستیاب ہیں۔

نوٹ: 1. تھوک پر مزید رعایت 2. قیمتوں میں تبدیلی ہو سکتی ہے

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ فون 04524-212399

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- مئی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ مہران بینک سیکنڈل کی تحقیقاتی رپورٹ کہیں غائب ہو گئی ہے۔ یہ رپورٹ کہیں سے بھی میسر نہیں آسکتی۔ سابقہ حکومت نے تمام ذمہ داران اور جرم میں ملوث افراد کو تحفظ فراہم کیا۔ یہ بیان سینٹ میں وفاقی وزیر تجارت اسحاق ڈار نے دیا۔ چیئرمین سینٹ وسیم سجاد نے کہا کہ رپورٹ ملنے پر ایوان میں پیش کی جائے۔ وفاقی وزیر تجارت نے کہا کہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ آفتاب شیرپاؤ کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا۔ یہ بات رپورٹ میں موجود نہیں۔ انہوں نے کہا اس سکینڈل میں 4۔افراد ملوث تھے۔ یہ رپورٹ ہر صورت میں عوام کے سامنے لائی جائے گی۔ نسیم ولی معاملہ عدالت میں لیجا چکی ہیں۔ جو ملوث ہوا اس کو سزا ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ سابق اٹارنی جنرل کے پاس اس کی ایک کاپی موجود ہے۔ جو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا 3۔ارب روپے ضائع کردیئے گئے۔ اپوزیشن ہمیں جذباتی نہ کرے۔

○ سینٹ میں پیپلز پارٹی کے اعتزاز احسن نے کہا کہ موجودہ وزیر نالائق ہیں۔ رپورٹ شائع کی جائے۔ سابق وزیر رضا ربانی نے کہا کہ وزراء نے بدتمیزی کی تو پھر ہمارا ابھی جواب نہیں دے سکیں گے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر الٰہی بخش سومرو نے اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک دشمن قوتیں پاکستان کو پھر مارشل لاء کی گود میں ڈالنا چاہتی ہیں۔ ہم انہیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ جمہوریت کو نقصان پہنچا۔ تو موجودہ حکومت ذمہ دار ہوگی۔ مخالفین نے ایک خیالی سرے محل بنا رکھا ہے۔ بھاری مینڈیٹ جلد اپنے راز کھول دے گا۔ ہم نے کراچی میں بہاریں اتاریں مگر مینڈیٹ والوں نے پھر دہشت گردوں کو کھلی چھٹی دے دی ہے۔ پنجاب دہشت گردی میں جل رہا ہے۔ مگر گورنر کا کہنا ہے کہ ان پر قابو پانا حکومت کے بس کی بات نہیں۔

○ نوے ہزار پاکستانی حاجی وطن واپس پہنچ گئے ہیں۔ مجموعی طور پر ایک لاکھ بیس ہزار آٹھ سو افراد حج کرنے گئے تھے۔ باقی عازمین 23 مئی تک واپس آجائیں گے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ نواز گجرال متنازعہ مسائل جان بوجھ کر نظرانداز کر گئے۔ کسی بھی شخص کو بڑی توقعات نہیں رکھنی چاہئیں۔ پچاس سال پرانے پیچیدہ مسئلے کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ ان سے نبٹنا آسان کام نہیں ہے۔

○ بھارتی ٹیلی ویژن زی ٹی وی نے تبصرہ کیا ہے کہ تاریخ میں پہلی بار پاکستان اور بھارت دونوں کے سربراہوں کی طرف سے مسکراہٹیں اور تالیاں دیکھنے میں آئیں۔ پہلی مرتبہ پاکستان نے بھارت کے خلاف کوئی کڑوی بات نہیں کہی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جعلی مینڈیٹ دلانے والوں نے نواز شریف کو اپنے جال میں پھنسا لیا ہے۔ جمہوری تسلسل برقرار رکھنے کے لئے حکومت کو پانچ سال دینا چاہتے ہیں۔ لیکن پس پردہ عناصر افراتفری پیدا کر کے نظام کی بساط الٹنا چاہتے ہیں۔ یکطرفہ احتساب کے نام پر سیاسی انتقام لے کر پیپلز پارٹی کو اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ باضمیر حکومتی ارکان ہی حکومت کا دھڑن تختہ کردیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے حکم دیا ہے کہ کیمونٹی سنٹروں کی تعمیر میں گھپلے کرنے والوں کی املاک قرق کرلی جائیں۔ خزانہ لوٹنے والوں سے پائی پائی وصول کی جائے گی۔

○ سرگودھا کے نواحی قصبہ دریگووال میں پرانی عداوت کی بناء پر ایک شخص نے اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ اندھا دھند فائرنگ کر کے ایک کمسن بچے اور ایک عورت کو قتل اور ایک ہی گھرانے کے 6۔افراد کو زندہ جلادیا۔ ملزموں کا تعلق ایک حساس ادارے سے ہے۔ ان کا مخالف بھی ایک سب انسپکٹر ہے۔

○ قومی اسمبلی کاشتکاروں اور صنعتکاروں میں بٹ گئی ہے۔ حکومت اور اپوزیشن مل گئے۔ یہ بات اس وقت ہوئی جب میاں محمد زمان کی اس قرارداد پر بحث ہوئی جس میں کہا گیا تھا کہ زرعی قرضوں کے لئے مارک اپ کی شرح 6 فیصد مقرر کی جائے۔ کاشتکاروں نے شکوہ کیا کہ زرعی قرضہ 15 بلین تھا جبکہ صنعت کاروں کو 196 بلین کے قرضے دیئے گئے۔

○ وزیر اعلیٰ بلوچستان سردار عطاء اللہ مینگل نے کہا ہے کہ بلوچستان کے حقوق کے لئے سپریم کورٹ تک جانے کو تیار ہیں۔ حقوق حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹا کر دیکھیں گے کہ وہاں سے کیا انصاف ملتا ہے۔

• ہر قسم کے لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے
• نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اویر • ٹرپل جارجٹ کے برقعے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ